ابوسعید حنیف احمد محمود-برطانیہ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت اخلاقیات

وقت 5-7 منٹ

آدابِ گفتگو

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ (ق:19)

کہ وہ کوئی بات نہیں کہتا مگر اس کے پاس ہی (اس کا) ہمہ وقت مستعد نگران ہوتا ہے۔

میں اپنے پیاروں کی نسبت
ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر
شیروں کی طرح غراتے ہوں
ادنیٰ سا قصور اگر دیکھیں
تو منہ میں کف بھر لاتے ہوں

سامعین! مجھے آج گفتگو کرنے کے آداب بیان کرنے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو جسمانی اعضاء دے رکھے ہیں۔ اُن کے ذمہ جو اعمال ہیں اُن میں بعض کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں کر دیا اور فرمایا کہ اگر یہ اعضاء اِن مذکورہ فرائض کے مخالف کام کریں گے تو اُن کی پکڑ ہوگی۔ اِن میں سے زبان وہ عُضو ہے جس کی حفاظت کو دین کی جڑ قرار دیا گیا ہے۔ یہی وہ عُضو ہے جس سے انسان جنت یا جہنم کی راہ اپنے لئے اُستوار کرتا ہے۔ اِسے نجات حاصل کرنے کی کُنجی یا مفتاح بھی کہا گیا ہے۔ زبان پر باقی تمام اعضاء انحصار کرتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ہر صبح انسان کے تمام اعضاء اُس کی زبان کی گوشمالی کرتے ہیں کہ دیکھ! ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے ہیں اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوں گے۔

(ریاض الصالحین باب تحریم انعیبة والامر بحفظ اللسان)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر مومن کی جن علامات کا ذکر فرمایا ہے۔ اُن میں وہ بداخلاقیاں نہ ہوں جن کا تعلق زبان سے ہے جیسے طعنہ زنی، بددُعا کرنا، غیبت، جھوٹ، کذب بیانی، جھوٹی گواہی دینا، گالی گلوچ، عیب جوئی وغیرہ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اپنی زبان اپنی دو انگلیوں سے پکڑ کر صحابہ کو اِس طرف توجہ دلائی کہ اِسے سنبھال کر رکھو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوُا کہ لوگوں میں سے بہتر انسان کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا "صاف دل اور زبان کا سچا"

(ابنِ ماجہ کتاب الزھد)

سامعین! اب مَیں اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے گفتگو کے آداب قرآن و احادیث کی روشنی میں بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ احزاب آیت 71 میں مومنوں کو مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ اے مومنو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور سچی بات کرو۔ گویا کہ سچّی، سُتھری بات کرنا گفتگو کرنے کا سب سے پہلا ادب ہے۔ جس کا نتیجہ ہوگا

کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال درست قرار دے دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا (الاحزاب:72)۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کو نفاق قرار دیا اور منافق کے متعلق فرمایا اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ کہ منافق جب گفتگو کرتا ہے تو اُس میں جھوٹ کی ملونی کرتا ہے۔

دوسرا ادب گفتگو کرنے کا یہ ہے کہ گفتگو عام فہم اور واضح ہو۔ پیچدار نہ ہو۔ آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو آسان فہم ہوا کرتی تھی۔ آپؐ اپنی بات کو دو یا بسا اوقات تین بار دہرایا کرتے تھے تا بات سامعین کے ذہنوں میں ذہن نشین ہو جائے۔

گفتگو کا **تیسرا ادب** پاکیزہ کلام کرنا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکیزہ کلمہ کو صدقہ قرار دیا ہے جو آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

(بخاری کتاب الادب)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

اِلَیۡهِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ (الفاطر:11)

کہ پاک کلمات اُسی کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ نے اچھی اور پاک بات کرنے کا حکم سورۃ بنی اسرائیل آیت 54 میں یوں کیا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تُو میرے بندوں سے کہہ دے کہ وہ وہی بات کیا کریں جو سب سے زیادہ اچھی ہو۔

ورجینیا امریکہ سے آئے ایک خادم نے حضورِ انور ایدہ اللہ سے ایک محفل میں سوال کیا کہ زبانی تشدّد جیسی زیادتیوں سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ اِس پر آپ نے فرمایا کہ

”میاں بیوی میں کیوں رِفٹ پیدا ہوتی ہے؟... تو مَیں کہتا ہوں کہ اگر دونوں کی یہ انڈرسٹینڈنگ ہو کہ پرفیکٹ تو کوئی نہیں ہوتا، کوئی نہیں کہہ سکتا مَیں پرفیکٹ ہوں اور تم غلط ہو، دونوں میں کمزوریاں ہوتی ہیں۔ Every body has some shortcomings یعنی ہر کسی میں کچھ نہ کچھ کمزوریاں پائی جاتی ہیں تو اِس لئے ایک دوسرے کی کمزوریاں دیکھ کے آنکھیں، زبان اور کان بند کر لو تو پھر تم بڑے خوش رہو گے۔ اگر نقص نکالتے رہو گے تو پھر یہ رِفٹ بہت زیادہ ہو جائے گی۔“

(ملاقات 30 دسمبر 2025ء)

سامعین! گفتگو کے آداب میں ایک ادب سورۃ البقرہ آیت 84 میں اِن الفاظ میں بیان ہوا ہے کہ **قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا** کہ لوگوں کے ساتھ ملاطفت سے کلام کیا کرو۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو قیامت کے روز اپنے سے دُور رہنے کی تنبیہ فرمائی جو زبان کو مروڑ مروڑ کر باتیں کرتے ہیں۔

(ترمذی ابواب البرّ والصلّہ)

نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ایسا شخص پسند نہیں جو پیچدار گفتگو کرتا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الادب)

گفتگو کا **پانچواں ادب** یہ ہے کہ گفتگو میں مبالغہ آرائی نہ کی جائے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام میں مبالغہ آرائی کرنے والوں کو پسند نہیں فرمایا اور فرمایا مبالغہ سے تکلّف کرنے والے ہلاک ہوں گے۔

(مسلم کتاب العلم)

چھٹا ادب گفتگو کرنے کا بے ہودہ اور فحش کلام سے پرہیز ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فحش گوئی سے اجتناب کرتے تھے۔

(بخاری کتاب الادب)

اِسی طرح ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنی طرف آتے دیکھا تو فرمایا ایک بُرا شخص آ رہا ہے مگر جب وہ آ گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نہایت تحمّل، خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے بات کرنے لگے۔ حضرت عائشہؓ نے وجہ پوچھی تو فرمایا۔ اے عائشہ! تم نے مجھے کب فحش گو دیکھا تھا۔ (بخاری کتاب الادب)

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن فحش بکنے والا، بدزبان اور بدگو نہیں ہوتا۔

(ترمذی ابواب البر والصلة)

نیز فرمایا۔ فحش گوئی منافقت کی شاخ ہے فحش گوئی بہت بڑا گناہ ہے۔
ساتواں ادب بات کرنے کا یہ ہے کہ کسی شخص کو بُرے ناموں سے نہ بُلائیں۔
اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرمایا ہے:
وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (الحجرات:12)

کہ تم ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے یاد کرو۔
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی نے کسی کو گالی دی یا اُسے کافر کہا اور لعنت بھیجی تو وہ کفر اور گالی بکنے والے اور لعنت دینے والے پر لوٹ جاتی ہے۔

(مسلم کتاب الایمان)

سامعین! کسی کو بد دُعا بھی نہ دی جائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی کسی کو بد دعا دے اور وہ اِس بد دُعا کا سزاوار نہ ہو تو اُس کا اثر بد دعا دینے والا پر پلٹ آتا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الادب)

اگر کوئی یہ کہے کہ لوگ ہلاک و برباد ہو جائیں تو وہ سب سے زیادہ قوم کو ہلاک کرنے والا ہے۔
بات کرنے کا **نواں ادب** یہ ہے کہ مومن اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (الحجرات:13)
کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اور تجسُّس نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
دسواں ادب یہ ہے کہ گفتگو کے دوران کسی کی حقارت کے ساتھ ہنسی نہ اُڑائی جائے اور نہ تمسخر کیا جائے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (تم میں سے) کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہو جائیں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں)۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو جائیں اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو۔ ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بُری بات ہے اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

(الحجرات:12)

سامعین! گیارہواں ادب یہ ہے کہ مزاح ضرور ہو مگر مزاح میں کسی کی دل شکنی نہ کی جائے۔
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑے شُگفتہ مزاج تھے اور مزاح ایسا کرتے جس سے مجلس زعفراں بن جاتی۔ جیسے ایک دوست نے جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لئے اونٹ مانگا تو حضورؐ نے فرمایا کہ اچھا! مَیں تمہیں اونٹ کا بچہ دیتا ہوں۔ اس دوست نے کہا کہ یا رسول اللہ! مَیں اونٹ کے بچے کو لے کر کیا کروں گا تو حضورؐ نے فرمایا کہ آخر اونٹ بھی تو کسی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔

(ترمذی ابواب البرّ والصلہ)

اِسی طرح آنحضورؐ نے بُرے مزاح سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے مسلمان بھائی سے کج بحثی نہ کرو اور اُس سے بُرا مزاح نہ کرو۔

(ترمذی کتاب البرّ والصلہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”دنیا میں بہت سی باتیں بہت سے لوگ لغو اور بلاوجہ کرتے ہیں۔ بعض لوگ مذاق میں کسی کو کوئی لغو بات کہہ دیتے ہیں جس سے جھگڑے اور مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسی باتیں مجلسوں میں کی جاتی ہیں جو بے فائدہ ہوتی ہیں۔ بات برائے بات صرف کی جاتی ہے اور بعض دفعہ ایسی طنزیہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں جس سے دوسرے کو تکلیف بھی پہنچتی ہے یا ایسی بے فائدہ باتیں ہوتی ہیں جو کسی کو بھی فائدہ نہیں پہنچا رہی ہوتیں۔ صرف وقت کا ضیاع ہوتا ہے...پس مومن کے لئے یہ شرط ہے کہ اس کی گفتگو ہمیشہ بامقصد ہو اور ہر قسم کی لغویات سے پرہیز ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26، فروری 2016ء)

بارھواں ادب یہ ہے کہ بات کو طول نہ دیں۔ ایسا کلام کریں جو مَاقَلَّ وَ مَادَلَّ ہو یعنی تھوڑا مگر مدلّل ہو۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ کلام نہ کیا کرو کیونکہ زیادہ کلام کرنے والے کا دل سخت ہو جاتا۔

(ترمذی ابواب الزھد)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے متعلق فرمایا کرتے۔

اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبَ

(ترمذی ابواب السیر)

کہ میں فصیح ترین عرب ہوں۔

سامعین! تیرھواں ادب۔ غصّے اور طیش میں آکر بات تیزی سے جلد جلد نہ کی جائے بلکہ تحمّل کے ساتھ گفتگو کی جائے۔ غصّہ میں کی گئی بات اپنا اثر کھو دیتی ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑتا ہے بلکہ وہ ہے جو غصّہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہے یعنی سنبھل کر بات کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الادب)

گفتگو کرنے کا **چودھواں اصول** آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اِن الفاظ میں بیان ہوا ہے کہ اچھی بات کرو ورنہ خاموش رہو۔

(اربعین نووی حدیث 15)

اور **پندرھواں قانون** یہ ہے کہ سُنی سنائی بات کو آگے نہ پھیلایا جائے۔ کیونکہ افواہیں پھیلانے سے معاشرہ کو بہت نقصان پہنچتا ہے اور ایک شخص کی حرمت و آبرو سے کھیل جاتا ہے۔

سامعین! سولھواں ادب یہ ہے کہ مذاق میں بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔ آپؐ نے ہنسانے کی خاطر جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے۔

اور گفتگو کے آداب تو بے شمار ہیں جن کا احاطہ ایک تقریر میں کرنا مشکل ہے۔ آج مَیں اپنی تقریر میں گفتگو کرنے کا آخری اصول اور ادب جو بیان کروں گا وہ آج کے معاشرہ کا حصہ بن کر معاشرہ کو تباہ کر رہا ہے کہ کسی کی تعریف میں مبالغہ نہیں کرنا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ہلاک کر دیا یا اُس شخص کی کمر توڑ دی۔ جس کی تعریف میں تُو نے مبالغہ سے کام لیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”ایک اور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہیے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے۔ زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آجاتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ ڈیوڑھی میں آگیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے؟“

(**ملفوظات** جلد 2 صفحہ 182 ایڈیشن 1988ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہمارے جسم کا اندر داخل ہونے کا جو دروازہ ہے، جو مین گیٹ (Main Gate) ہے، راستہ ہے، وہ زبان ہے، اگر یہ لغو اور فضول باتوں سے پاک ہے تو سمجھو کہ تمہارے وجود میں داخل ہونے کا راستہ صاف اور پاک ہے اور اللہ تعالیٰ کیونکہ خوبصورت، پاک اور صاف چیزوں کو پسند کرتا ہے تو اس طرح تمہاری پاک زبان کی وجہ سے خدا تعالیٰ بھی تمہارے قریب آ جائے گا۔ تو جب تمہاری پاک زبان سے خدا تعالیٰ تمہارے اتنے قریب آ گیا تو پھر عین ممکن ہے کہ تمہارے دوسرے اعمال بھی ایسے ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ کی پسند کے اعمال ہوں اور پھر تمہارا سارا وجود خدا تعالیٰ کا پسندیدہ وجود بن جائے۔"

(خطبہ جمعہ 20؍ اگست 2004ء)

رمضان کا آدابِ گفتگو سے بہت گہرا تعلق ہے۔ روزے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں تین خوبیوں کی عادت پڑتی ہے۔ یعنی کم بولنا، کم سونا اور کم کھانا۔ اس لئے ان دنوں میں ہمیں بات چیت کرنے کے آداب کا علم ہونا ضروری ہے۔

پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے
سر زد نہ ہو کوئی بھی شرارت خدا کرے

(بشکریہ: آدابِ حیات از لجنہ اماء اللہ کراچی)

(کمپوزنگ: منہاس محمود۔ جرمنی)

☆☆☆☆